قسط وار سلسلہ

نباتاتِ قرآن

تحریر: سید قاسم محمود

ایک دن بیٹھے بٹھائے خیال آیا کہ اردو زبان میں ہمارے دانشوروں نے قرآنی آیات کی روشنی میں اجرامِ فلکی اور طبعی کائنات کے اسرار و حقائق پر تو خاصا کام کیا ہے اور اس ضمن میں چند مفید مطلب تصانیف شائع بھی ہوئی ہیں' لیکن حیاتی و معاشرتی علوم پر بہت کم کام نظر سے گزرا ہے' مثلاً خود حیاتیات جس نے بائیوٹیکنالوجی اور جینی انجینئرنگ کے ذریعے انقلاب برپا کر دیا ہے یا حیاتیات کی دوسری اہم شاخیں نباتیات اور حیوانیات ابھی تشنۂ تکمیل ہیں۔ میں اللہ کا نام لے کر قرآنِ حکیم کی طرف رجوع ہوا اور پہلے ان نباتات کی ایک فہرست مرتب کی' جن کا قرآن مجید میں نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد بیس سے زیادہ نکلی۔ انگور' انار' زیتون' ادرک' پیاز' لہسن' تھوہر' ککڑی' انجیر' رائی' مسور' من' سلویٰ وغیرہ۔ ان کی عملی افادیت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ روئے زمین سے نمودار ہو کر پوری بنی نوع انسان کو روزِ اوّل سے فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ جن چیزوں کے نام قرآن میں لئے گئے' وہ تو عالمگیر (یونیورسل) ہیں اور دنیا کے ہر خطے اور ہر ملک میں ان کی پیداوار ہوتی ہے۔

سبزیوں' ترکاریوں' پھلوں' پودوں اور درختوں کے الگ الگ نام لینے کے علاوہ قرآن حکیم نے نباتات پر غور و فکر کی صلائے عام بھی دی ہے۔ سورۃ الانعام' آیت ۹۹ میں فرمایا:

﴿وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾

''اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا ہے۔ پھر (دیکھو کس طرح) اس کے

ذریعے سے ہم نے طرح طرح کے نباتات اُگائے۔ ان سے سبز تنے اور شاخیں نکالیں اور ان سے ترتیب کے ساتھ چنے ہوئے دانے اور کھجور کے گچھوں سے باریک دھاگوں کے ساتھ جڑے ہوئے خوشے باہر نکالے اور طرح طرح کے انگوروں اور زیتون اور انار کے ایسے باغات نکالے ہیں' جن میں سے بعض آپس میں ملتے جلتے ہیں اور بعض ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جب ان میں سے ہر قسم کے درخت کو پھل آتا ہے تو اس کے پھل کو اور اس کے پکنے کی کیفیت کو دیکھو۔ اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''

نباتات کے سلسلے میں یہ بڑی جامع اور ہمہ گیر آیت ہے۔ اس آیت کریمہ پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پودے کے مختلف اعضاء کا تجزیہ انتہائی اختصار کے ساتھ دو سطروں میں کر دیا ہے۔ آسمان کی طرف سے زمین پر پانی اتارنے کا مفہوم یہ ہے کہ روئے زمین پر پانی کے جتنے بھی منابع ہیں' چاہے وہ چشمے ہوں یا دریا' نہریں ہوں یا گہرے کنویں' سب کے سب آخر کار بارش کے پانی کے محتاج ہیں' اسی لئے بارش کی کمی ان سب پر اثر انداز ہوتی ہے اور اگر خشک سالی طول پکڑ لے تو وہ سب کے سب خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد بارش کے واضح اثرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اسی کے ذریعے سے تمام نباتات کو ہم نے زمین سے نکالا ہے: ﴿فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ﴾

اس سے مراد ہر قسم اور ہر نوع کی ایسی نباتات ہیں جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتی ہیں اور ایک ہی زمین اور ایک ہی قسم کی مٹی میں پرورش پاتی ہیں اور یہ چیز آفرینش کے عجائبات میں سے ہے کہ یہ تمام قسم قسم کی نباتات اپنے خواص میں مکمل طور پر مختلف ہونے اور بعض اوقات متضاد ہونے اور مختلف شکل وصورت میں ہونے کے باوجود سب کی سب ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی سے کیسے پرورش پاتی ہیں۔ آیت کے اس ٹکڑے کا ایک اور مطلب بھی لیا جا سکتا ہے' یعنی اس سے مراد وہ تمام نباتات ہیں جن کی ہر شخص کو ضرورت اور حاجت ہے' یعنی پرندوں' چوپایوں' حشرات اور دریائی وصحرائی جانوروں میں سے ہر ایک ان نباتات سے بہرہ اندوز ہوتا ہے' اور یہ بات قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی زمین سے اور ایک ہی پانی سے ہر جاندار کی ضرورت کے مطابق غذا مہیا کی ہے' اور بے شک یہ قدرت کا عظیم شاہکار ہے کہ ایک ہی معیّن مادے سے ایک باورچی خانے میں ہزاروں قسم کی غذائیں مختلف مزاجوں اور طبیعتوں کے لوگوں کے لئے مہیا کرتی ہے۔

اور یہ حقیقت بھی ملاحظہ کیجئے کہ نہ صرف صحراؤں اور خشک علاقوں کی گھاس اور سبزہ بارش کے پانی کی برکت سے پرورش پاتے ہیں' بلکہ بہت سی ایسی بے شمار چھوٹی چھوٹی نباتات جو سمندر کے پانی کی موجوں کے درمیان اگتی ہیں اور سمندر میں رہنے والی مچھلیوں کی عمدہ خوراک بنتی ہیں' وہ بھی سورج کی دھوپ اور بارش کے قطروں کے اثر سے نشوونما پاتی ہیں۔ یہ بات آج سائنسی تحقیقات کے بعد پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سمندر کے اندر بارش کے قطروں کا حیات بخش اثر خشک صحراؤں میں بارش کے اثر سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

﴿فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا﴾ بارش کے پانی کے ذریعے سے نباتات کے سبز تنوں اور شاخوں کو زمین سے نکالا ہے اور چھوٹے سے خشک دانے سے ایسا تر و تازہ اور سرسبز تنا پیدا کیا ہے کہ جس کی لطافت و نزاکت اور زیبائی آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔

﴿نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا﴾ اور اُن سبز تنوں' شاخوں اور ڈنٹھلوں سے ایسے دانے نکالے جو ایک دوسرے کے اوپر موتیوں کی طرح چنے ہوئے ہوتے ہیں' جیسے گندم اور مکئی کے خوشوں میں باہر نکالتے ہیں۔

﴿وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ﴾ اسی طرح پانی کے ذریعے سے کھجور کے درختوں سے سربستہ خوشے باہر نکالتے ہیں جن کے شگافتہ ہونے کے بعد باریک اور خوبصورت دھاگے جو کھجور کے دانوں کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں اور بوجھ کی وجہ سے نیچے کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں' باہر نکلتے ہیں۔

﴿مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ﴾ اس کے بعد عالمِ آفرینش کے ایک اور شاہکار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ ایک دوسرے کے ساتھ شباہت بھی رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں''۔ اشارہ زیتون اور انار کی طرف ہے۔ یہ دونوں درخت ظاہری شکل' نیز شاخوں اور پتوں کی ساخت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت زیادہ شباہت رکھتے ہیں' جبکہ پھل' ذائقہ اور خاصیت کے لحاظ سے ان میں بہت فرق ہے۔ ان میں سے ایک مؤثر اور قوی روغنی مادہ رکھتا ہے اور دوسرے میں ترش یا میٹھا مادہ ہوتا ہے جو بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ علاوہ ازیں بعض اوقات یہ دونوں درخت ایک ہی زمین میں پرورش پاتے ہیں اور ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں' یعنی ایک دوسرے سے بہت زیادہ فرق بھی رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے مشابہ بھی ہیں۔

﴿اُنْظُرُوْا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞﴾

نباتات کی شباہت واختلاف پر توجہ دلانے کے بعد بحث کو درخت کے اعضاء سے موڑتے ہوئے ان کے پھلوں سے متعلق بحث کرتے ہوئے کہا گیا: درخت کے پھل کی طرف بھی نظر کرو جبکہ وہ ثمر آور ہوئے' اوراسی طرح پھل کے پکنے کی کیفیت کی طرف نگاہ کرو کہ اِن میں اُن لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کی واضح نشانیاں موجود ہیں۔

جدید زمانے میں نباتات کی افزائش نسل کے ضمن میں بھی خاصی تحقیقات ہوئی ہیں۔ان تحقیقات کی روشنی میں وہ خاص نکتہ' جس کی طرف قرآن ہماری توجہ مبذول کراتا ہے' واضح ہو جاتا ہے' کیونکہ نباتات کی افزائش بھی بعینہ جانداروں میں بچہ پیدا ہونے کی طرح ہے۔نر نطفے ہوا کے زور سے یا حشرات وغیرہ کے سبب سے مخصوص تھیلیوں سے جدا ہوتے ہیں اور نبات کے مادہ حصے پر جا پڑتے ہیں۔یہ عمل انجام پانے اور ان کے ایک دوسرے کے ساتھ ترکیب پانے کے بعد پہلا بیج تشکیل پاتا ہے اور کئی قسم کے غذائی مواد اُسے اطراف میں گوشت کی طرح آغوش میں لے لیتے ہیں۔یہ غذائی مواد ساخت کے لحاظ سے بہت ہی متنوع اور مختلف ہیں۔اسی طرح ذائقے اور غذائی وطبی خواص کے لحاظ سے بھی بہت مختلف ہیں۔کبھی ایک پھل (مثلاً انار اور انگور) میں سینکڑوں دانے ہوتے ہیں کہ جن میں سے ہر دانہ خود جنین اور ایک درخت کا بیج شمار ہوتا ہے اور اس کی ساخت بہت ہی پیچیدہ اور اندر ہی اندر ہوتی ہے۔

پھل کے اندر وہ مختلف مراحل بھی دیدنی ہیں جو ایک پھل کچی حالت سے لے کر پکنے کے عمل تک طے کرتا ہے۔پھلوں کے اندر کی لیبارٹری ہمیشہ کام میں مشغول رہتی ہے اور ترتیب وار اس کی کیمیائی ترکیب میں تبدیلی آتی رہتی ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے آخری مرحلے تک جا پہنچے اور اس کی کیمیائی ترکیب صحیح صورت اختیار کر لے۔ان میں سے ہر مرحلہ اپنے مقام پر خالقِ کائنات کی عظمت وقدرت کی ایک نشانی ہے۔

نباتات کی جنسی تولید کے بارے میں بھی قرآن حکیم میں واضح اشارے موجود ہیں۔

سورۃ الرعد' آیت ۳ میں فرمایا:

﴿وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾

''اور ہر طرح کے پھلوں کی دو دو قسمیں بنائیں''۔

یا سورۃ یٰسین' آیت ۳۶ میں وضاحت موجود ہے کہ:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ

وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۝﴾

''وہ اللہ پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود اُن کے اور جن چیزوں کی اُن کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے''۔

اس ضمن میں سورۃ الانعام کی آیت ۹۵ میں بیج' دانے اور گٹھلی کی ساخت اور نظامِ نشو ونما کی صراحت موجود ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۝﴾

''بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر (اُن سے پودے' درخت) اُگاتا ہے۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کا جاندار سے نکالنے والا ہے۔ یہی تو اللہ ہے' پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟''

ہواؤں کے ذریعے نباتات کی تخم ریزی' بیج بکھیرنے اور افزائش کے نظام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا۝﴾

''قسم ہے اُن ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں' پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں' پھر سبک رفتاری کے ساتھ چلنے والی ہیں' پھر ایک بڑے کام (بارش) کی تقسیم کرنے والی ہیں۔''

بنجر زمین کے سرسبز وشاداب ہو جانے اور پھر دوبارہ خشک ہو جانے اور زراعت کے متعلق قرآن حکیم میں متعدد آیات ہیں۔ مثلاً سورۃ الروم کی آیت ۵۰ ملاحظہ ہو:

﴿فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝﴾

''دیکھو اللہ کی رحمت کے اثرات کہ مُردہ پڑی ہوئی زمین کو وہ کس طرح زندہ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

یا مثلاً اسی سورت کی اگلی آیت:

﴿وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ۝﴾

''اور اگر ہم ایک ایسی ہوا بھیج دیں' جس کے اثر سے وہ اپنی کھیتی کو زرد پائیں تو وہ

ناشکری کرنے لگ جائیں۔''

یا مثلاً سورۃ السجدہ' آیت ۲۷ کی یہ خوبصورت صراحت:

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ۝﴾

''اور کیا ان لوگوں نے یہ منظر کبھی نہیں دیکھا کہ ہم ایک بے آب وگیاہ زمین کی طرف پانی بہالاتے ہیں اور پھر اسی زمین سے وہ فصل اگاتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کو بھی چارہ ملتا ہے اور یہ خود بھی کھاتے ہیں۔ تو یہ دیکھتے کیوں نہیں؟''

یا مثلاً سورۃ حٰم السجدۃ کی آیت ۳۹ میں کتنی خوبصورتی سے زمین کو کھیتی باڑی کے قابل بنانے اور نباتات اگانے کا ذکر آیا ہے:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝﴾

''اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو زمین سونی پڑی ہوئی ہے' پھر جونہی کہ ہم نے اس پر پانی برسایا' یکا یک وہ شاداب ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے۔ یقیناً جو اللہ اس مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہے' وہ مُردوں کو بھی زندگی بخشنے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو زمین پر روئیدگی' نباتات کی پیدائش و افزائش اور ان کے بطور غذائی و دوائی فوائد کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اس سلسلۂ مضامین کے تحت قرآن حکیم کے نامزد نباتات کا تعارف فرداً فرداً اور ردیف وار ترتیب کے ساتھ ''حکمت قرآن'' کے اوراق میں پیش کیا جائے گا۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات واحادیث درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔